ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 24 ستمبر 1951

ہرلا

بنام

دی سٹیٹ آف راجستان

[مہر چند مہاجن اور ویوین بوس جسٹس صاحبان]

جے پور لاز ایکٹ، 1923، دفعہ 3(b)- جے پور اوپیم ایکٹ، 1923-وزرا کی کونسل کی طرف سے منظور شدہ قانون جو گزٹ میں نافذ یا شائع نہیں کیا گیا- قانون کی جوازیت- قوانین کے نفاذ کی ضرورت- فطری انصاف-

فطری انصاف کے لیے ضروری ہے کہ کسی قانون کے فعال ہونے سے پہلے اسے نافذ یا شائع کیا جانا چاہیے۔اسے کسی قابل شناخت طریقے سے نشر کیا جانا چاہیے تاکہ تمام لوگوں کو معلوم ہو کہ یہ کیا ہے؛ یا کم از کم کوئی خاص اصول یا ضابطہ یا روایتی طریقہ ہونا چاہیے جس کے بذریعے یا اس کے بذریعے اس طرح کا علم مناسب اور معقول مستعدی سے حاصل کیا جا سکے۔

جے پور ریاست کی حکومت اور انتظامیہ کے لیے ولی عہد کے نمائندے کی طرف سے مقرر کردہ وزرا کی کونسل نے 1923 میں ایک قرارداد منظور کی جس میں جے پور اوپیم ایکٹ کے نام سے ایک قانون نافذ کرنے کا ارادہ کیا گیا تھا، لیکن یہ قانون نہ تو جاری کیا گیا تھا اور نہ ہی گزٹ میں شائع کیا گیا تھا اور نہ ہی عوام کو بتایا گیا تھا۔جے پور لاز ایکٹ، 1923، جسے کونسل نے بھی منظور کیا تھا اور جو یکم نومبر 1924 کو نافذ ہوا تھا، دفعہ 3(b) کے ذریعے فراہم کیا گیا تھا کہ جے پور ریاست عدالت کے زیر انتظام قانون ہوگا۔"(b) وہ تمام ضابطے جو اس وقت مذکورہ علاقوں میں نافذ ہیں اور وہ قوانین وضوابط جو اس کے بعد ریاست کے ذریعے وقتاً فوقتاً منظور کیے جا سکتے ہیں، اور سرکاری گزٹ میں شائع کیے جا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سکتے ہیں۔"1938 میں جے پور اوپیم ایکٹ میں ایک شق شامل کر کے ترمیم کی گئی تھی کہ یہ یکم ستمبر 1924 سے نافذ ہو گا۔"

حکم ہوا کہ: قانون کی مزید اشاعت یا اعلان کے بغیر کونسل کی قرارداد کی محض منظوری قانون کو عملی بنانے کے لیے کافی نہیں تھی اور اس لیے جے پور اوپیم ایکٹ ایک درست قانون نہیں تھا۔ مزید کہا گیا کہ مذکورہ ایکٹ کو جے پور لاز ایکٹ 1923 کی دفعہ 3(b) کے ذریعے محفوظ نہیں کیا گیا تھا، کیونکہ یہ یکم نومبر 1924 کو نافذ ہونے والا ایک درست قانون نہیں تھا، اور 1938 میں محض ایک شق کا اضافہ کہ یہ 1924 میں نافذ ہو گا کوئی فائدہ نہیں تھا۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 5، سال 1951۔ جئے پور میں راجستھان عدالت عالیہ کے 18 اگست 1950 کے فیصلے اور حکم سے اپیل (چیف جسٹس نوال کشور اور جسٹس ڈیو) بشمول 2005 کے فوجداری حوالہ نمبر 229 میں۔

اپیل کنندہ کے لیے ایچ جے اُمریگر۔

جواب دہندہ کے لیے جی سی ماتھر۔

24.1951 ستمبر۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس بوس نے سنایا۔

اپیل کنندہ کو جے پور اوپیم ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت مجرم قرار دیا گیا اور 50 روپے جرمانہ کیا گیا۔ اس طرح کا معاملہ معمولی ہے لیکن جے پور میں راجستھان کی عدالت عالیہ نے اپیل کرنے کے لیے خصوصی اجازت دے دی کیونکہ ایکٹ کے اختیارات سے متعلق ایک اہم نقطہ سامنے آتا ہے۔ ہم تاریخی طور پر حقائق بیان کریں گے۔

یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ جے پور کے حکمرانوں کے پاس قانون سازیہ سمیت حکومت کے مکمل اختیارات تھے۔ 7 ستمبر 1922 کو آنجہانی مہاراجہ کا انتقال ہو گیا اور ان کی موت کے وقت ان کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جانشین موجودہ مہاراجہ نابالغ تھے۔ اس کے مطابق، ولی عہد کے نمائندے نے مہاراجہ کی اقلیت کے دوران ریاست کی حکومت اور انتظامیہ کی دیکھ بھال کے لیے وزراء کی ایک کونسل مقرر کی۔

11 دسمبر 1923 کو، اس کونسل نے ایک قرارداد منظور کی جس کا مقصد جے پور اوپیم ایکٹ کو نافذ کرنا تھا، اور واحد سوال یہ ہے کہ کیا گزٹ میں اعلان یا اشاعت کے بغیر قرارداد کی محض منظوری، یا ایکٹ کو عوام تک پہنچانے کے دیگر ذرائع، اسے قانون بنانے کے لیے کافی تھے۔ ہماری رائے ہے کہ ایسا نہیں تھا۔ لیکن اس طرح کے انعقاد کی وجوہات بتانے سے پہلے، ہم کچھ مزید حقائق کا حوالہ دیں گے۔

تقریباً اسی وقت (یعنی 1923 میں ہمیں صحیح تاریخ نہیں دی گئی) اسی کونسل نے جے پور لاز ایکٹ 1923 نافذ کیا۔ اس ایکٹ کی دفعہ 3(b) مندرجہ ذیل فراہم کی گئی ہے:-

"3. حکمران کے استحقاق کے تابع جے پور ریاست کی عدالت زیر انتظام قانون مندرجہ ذیل ہو گا:

(b) وہ تمام ضابطے جو اس وقت مذکورہ علاقوں میں نافذ ہیں، اور وہ قوانین وضوابط جو اس کے بعد ریاست کے ذریعے وقتاً فوقتاً منظور کیے جاسکتے ہیں اور سرکاری گزٹ میں شائع کیے جاسکتے ہیں۔

"یہ قانون یکم نومبر 1924 کو نافذ ہوا۔

یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ جے پور اوپیم ایکٹ یکم نومبر 1924 سے پہلے یا بعد میں گزٹ میں کبھی شائع نہیں ہوا تھا۔ لیکن یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ یہ ضروری نہیں تھا کیونکہ یہ ایک "ضابطہ" تھا جو اس تاریخ سے پہلے ہی نافذ تھا۔

نتیجہ کی واحد دوسری حقیقت یہ ہے کہ 19 مئی 1938 کو جے پور اوپیم ایکٹ کے دفعہ 1 میں ذیلی دفعہ (c) کو شامل کرکے ترمیم کی گئی تھی جو مندرجہ ذیل تھی:

"(c) یہ یکم ستمبر 1924 سے نافذ العمل ہو گا۔"

جس جرم کے لیے اپیل کنندہ کو مجرم قرار دیا گیا وہ 8 اکتوبر 1948 کو ہوا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

ان میں سے آخری ایکٹ، یعنی 19 مئی 1938 کے ایک ایکٹ کے بارے میں بات کرتے ہوئے، ہم اسے ایک ہی وقت میں ایک طرف رکھ سکتے ہیں کیونکہ، جب تک اوپیم ایکٹ نہیں بنایا گیا تھا، صرف چودہ سال بعد ایک شق کا اضافہ یہ کہنا کہ یہ چودہ سال پہلے کی تاریخ پر نافذ ہو گا، بیکار ہو گا۔ سال 1938 میں ایک قانون تھا جس کے تحت یکم نومبر 1924 کے بعد کے تمام قوانین کو گزٹ میں شائع کرنا ضروری تھا۔ لہذا، اگر اوپیم ایکٹ اس تاریخ پر ایک درست ایکٹ نہیں تھا، تو اس کی تصدیق چودہ سال بعد گزٹ میں اس کے صرف ایک حصے کی اشاعت سے نہیں کی جا سکتی تھی۔ جے پور لاز ایکٹ، سال 1923 میں پورے قانون کو شائع کرنے کی ضرورت تھی؛ لہذا صرف ایک دفعہ کی اشاعت اس کی توثیق نہیں کرے گی اگر یہ پہلے سے درست نہیں تھا۔ ہمیں اس بات پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ آیا کسی قانون کو ماضی سے نافذ کیا جا سکتا ہے تاکہ وہ 1924 سے 1938 میں اشاعت کے ذریعے نافذ ہو سکے، حالانکہ اس نکتے پر بحث کی گئی تھی۔ اس سے ہمیں 1923 میں اس مقام پر واپس لایا جاتا ہے اور یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا جے پور کونسل کی محض قرارداد کے ذریعے کوئی قانون نافذ کیا جا سکتا ہے۔

ہمیں نہیں معلوم کہ جے پور میں اس ریاست میں قانون سازی کے نفاذ کے حوالے سے کون سے قوانین نافذ تھے۔ ہمیں کچھ نہیں دکھایا گیا، اور نہ ہی ہماری توجہ کسی ایسے رواج کی طرف مبذول کرائی گئی جس کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ وہ معاملے پر حکومت کرتا ہے۔ کسی خاص قانون یا رواج کی عدم موجودگی میں، ہماری رائے ہے کہ کسی ریاست کے رعایا کو ایسے قوانین کے ذریعے سزا دینے یا سزا دینے کی اجازت دینا فطری انصاف کے اصولوں کے خلاف ہو گا جن کے بارے میں انہیں کوئی علم نہیں تھا اور جن کے بارے میں وہ معقول مستعدی سے بھی کوئی علم حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ فطری انصاف کے لیے ضروری ہے کہ کسی قانون کے فعال ہونے سے پہلے اسے نافذ یا شائع کیا جانا چاہیے۔ اسے کسی قابل شناخت طریقے سے نشر کیا جانا چاہیے تاکہ تمام لوگوں کو معلوم ہو کہ یہ کیا ہے؛ یا، کم از کم، کوئی خاص اصول یا ضابطہ یا روایتی طریقہ ہونا چاہیے جس کے بذریعے یا اس کے بذریعے اس طرح کا علم مناسب اور معقول مستعدی سے حاصل کیا جا سکے۔ یہ خیال کہ ایک چیمبر کے خفیہ گوشوں میں کیا گیا فیصلہ جس تک عوام کی رسائی نہیں ہے اور جس تک ان کے تسلیم شدہ نمائندوں کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بھی رسائی نہیں ہے اور جس کے بارے میں وہ عام طور پر کچھ نہیں جان سکتے ہیں، اس کے باوجود محض کسی قرارداد کی منظوری سے ان کی زندگیوں، آزادی اور املاک کو متاثر کر سکتا ہے، مہذب آدمی کے لیے نفرت انگیز ہے۔اس سے اس کے ضمیر کو صدمہ پہنچتا ہے۔لہذا کسی قانون، اصول، ضابطے یا رواج کی عدم موجودگی میں، ہم یہ مانتے ہیں کہ کوئی قانون اس طرح وجود میں نہیں آسکتا ہے۔کسی معقول قسم کا اعلان یا اشاعت ضروری ہے۔

انگلینڈ میں قاعدہ یہ ہے کہ پارلیمنٹ کے قوانین اس دن کے پہلے لمحے سے قانون بن جاتے ہیں جس دن انہیں شاہی منظوری ملتی ہے، لیکن شاہی اعلانات صرف اس وقت ہوتے ہیں جب وہ اصل میں سرکاری گزٹ میں شائع ہوتے ہیں۔پیراگراف 776 کے خاشیہ (A)، ہالسبری کے انگلینڈ کے قوانین (ہیلشم ایڈیشن) کا صفحہ 601، جلد VI اور 32 ہالبری کے انگلینڈ کے قوانین (ہیلشم ایڈیشن)، صفحہ 150 نوٹ (آر) دیکھیں۔لیکن وہاں بھی گزٹ میں اشاعت کے ذریعے اس طرح کے اعلانات کو قانون بننے کے قابل بنانے کے لیے پارلیمنٹ کا ایک خصوصی ایکٹ نافذ کرنا ضروری تھا حالانکہ شاہی اعلان پارلیمنٹ کے ایک ایکٹ کے علاوہ اعلیٰ ترین قسم کا قانون ہے، جو برطانوی آئین کو معلوم ہے۔اور یہاں تک کہ لندن گزٹ میں اشاعت بھی اسکاٹ لینڈ میں اس اعلان کو درست نہیں بنائے گی اور نہ ہی ایڈنبرا گزٹ میں اشاعت اسے انگلینڈ کے لیے درست بنائے گی۔اس لیے یہ واضح ہے کہ محض شاہی اعلان کو نافذ کرنا یا اس پر دستخط کرنا کافی نہیں ہے۔قانون بننے سے پہلے اشاعت ہونی چاہیے، اور انگلینڈ میں اشاعت کی نوعیت پارلیمنٹ کے ایک ایکٹ کے ذریعے مقرر کی جانی چاہیے۔

اس معاملے کو ریگولیٹ کرنے والا پارلیمنٹ کا ایکٹ کراؤن آفس ایکٹ، سال 1877 (40 اور 41 وکٹوریہ باب 41)۔یہ ایکٹ، بعض سرکاری گزٹوں میں اشاعت کے لیے التزام کرنے کے علاوہ، عوام کو اعلانات سے آگاہ کرنے کے بہترین ذرائع کے لیے آرڈر ان کونسل کے ذریعے قواعد بنانے کا بھی بندوبست کرتا ہے۔لہذا برطانوی پارلیمنٹ نے کراؤن آفس ایکٹ میں اصرار کیا ہے کہ نہ صرف گزٹ میں اشاعت ہونی چاہیے بلکہ اس کے علاوہ اشاعت کے دیگر طریقے بھی ہونے چاہئیں، اگر آرڈر ان کونسل اس طرح کی ہدایت دیتا ہے، تاکہ بڑے پیمانے پر لوگوں کو معلوم ہو کہ یہ خصوصی قوانین کیا ہیں۔کراؤن آفس ایکٹ مجلس میں عظمت کو ہدایت دیتا ہے کہ وہ ان قوانین کو عوام تک

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

پہنچانے کے بہترین طریقے پر احتیاط سے غور کرے اور اس ادارے کو اس کے لیے قواعد تیار کرنے اور انہیں کونسل میں آرڈر میں شامل کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ اگر ان اعلانات کو اس طرح تیار کردہ قواعد کے مطابق سختی سے شائع نہیں کیا گیا تو وہ درست قانون نہیں ہوں گے۔

اس سوال کے بنیادی اصول پر انگلینڈ میں عدالتی طور پر غور کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر، کچھ کم سطح پر، جانسن بنام سارجنٹ ([1]) میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ لوبیا، مٹر اور دال (استدعا) آرڈر، 1917 کے تحت فوڈ کنٹرولر کا حکم اس وقت تک فعال نہیں ہوتا جب تک کہ اسے عوام کے سامنے ظاہر نہیں کیا جاتا، اور اس قسم کے آرڈر اور برطانوی پارلیمنٹ کے ایکٹ کے درمیان فرق پر زور دیا جاتا ہے۔ فرق واضح ہے۔ برطانوی پارلیمنٹ کے قوانین عوامی طور پر نافذ کیے جاتے ہیں۔ مباحثے عوام کے لیے کھلے ہیں اور قوانین کو لوگوں کے تسلیم شدہ نمائندوں کے ذریعے منظور کیا جاتا ہے جن پر نظریاتی طور پر یہ دیکھنے کے لیے بھروسہ کیا جا سکتا ہے کہ ان کے حلقوں کو معلوم ہے کہ کیا کیا گیا ہے۔ انہیں اخبارات میں اور اب وائرلیس پر بھی وسیع تشہیر ملتی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ فوڈ اختیار رکے شاہی اعلانات اور احکامات وغیرہ۔ اس لیے ان کے معاملات میں اعلان اور اشاعت ہونی چاہیے۔ اشاعت کا طریقہ مختلف ہو سکتا ہے؛ ایک ملک میں جو اچھا طریقہ ہے وہ ضروری نہیں کہ دوسرے میں بہترین ہو۔ لیکن کسی نہ کسی طرح کی معقول اشاعت ہونی چاہیے۔

نہ ہی یہ اصول انگلینڈ کے لیے خاص ہے۔ اس کا اطلاق فرانس پر نپولین کے مجموعی ضابطے کے ذریعے کیا گیا تھا، جس کے پہلے آرٹیکل میں کہا گیا ہے کہ قوانین "اس کے نفاذ کی وجہ سے "نافذ العمل ہیں اور یہ کہ وہ اس وقت سے نافذ العمل ہوں گے جس وقت ان کا اعلان معلوم ہو سکتا ہے۔" اسی طرح بھارت میں بھی، مثال کے طور پر، بھارت کے دفاع کے قواعد کے قاعدہ 119 کے تحت پیدا ہونے والے معاملات میں اس کا اطلاق کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر دیکھیں، (کراون بنام منگومل ٹیکومل ([1])، شکور بنام کنگ ایمپرر ([2]) اور بابولال بنام کنگ ایمپرر ([3])۔ یہ سچ ہے کہ ان میں سے کوئی بھی مقدمہ ہمارے سامنے والے کیس سے مشابہت نہیں رکھتا لیکن وہ صرف ایک گہری حکمرانی کے مخصوص استعمال ہیں جو فطری انصاف پر مبنی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

وزرا کی کونسل جس نے جے پور اوپیم ایکٹ منظور کیا وہ ایک خود مختار ادارہ نہیں تھا اور نہ ہی اس نے اپنے حق سے کام کیا۔ اسے ولی عہد کے نمائندے کے ذریعے وجود میں لایا گیا تھا، اور 11 اگست 1923 کے جے پور گزٹ نوٹیفکیشن میں اس کے اختیارات کی وضاحت اور ان کو محدود کیا گیا تھا۔ اس لیے ہم اس معاملے میں فطری انصاف کے اصولوں اور تصورات پر غور کرنے کے حقدار ہیں جو انگریزوں پر منحصر ہیں۔ آئین، کیونکہ یہ ناقابل تصور ہے کہ عزت مآب برطانیہ کا نمائندہ ایک ایسے ادارے کی تشکیل پر غور کر سکتا تھا جو فطری انصاف کے بنیادی اصولوں کے لیے اتنے نفرت انگیز اختیارات کا استعمال کر سکتا تھا جو تمام آزادی سے محبت کرنے والے لوگوں میں مشترک ہیں۔ ہمارا ماننا ہے کہ، اس کے برعکس کسی مخصوص قانون یا رواج کی عدم موجودگی میں، جے پور ریاست میں مزید اشاعت یا اعلان کے بغیر وزراء کی کونسل کی محض قرارداد قانون کو عملی بنانے کے لیے کافی نہیں ہوگی۔

ایک اور نکتے پر غور کرنا ضروری ہے۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ جے پور لاز ایکٹ، سال 1923 کی دفعہ 3(b) نے اس وقت نافذ تمام ضوابط کو گزٹ میں اشاعت کی ضرورت سے محفوظ رکھا۔ ایسا ہو سکتا ہے، لیکن ایکٹ نے صرف ان قوانین کو بچایا جو اس وقت درست تھے نہ کہ ان قراردادوں کو جنہوں نے کبھی قانون کی طاقت حاصل نہیں کی تھی۔

اپیل کامیاب ہوتی ہے۔ سزا اور سزا دہی کو الگ کر دیا جاتا ہے۔ جرمانہ ادا کرنے کی صورت میں واپس کر دیا جائے گا۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

اپیل کنندہ کا ایجنٹ: آر اے گووند۔

جواب دہندہ کے لیے ایجنٹ: پی اے مہتا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document